شہیدِ اسلام

حضرت مولانا محمد یوسف لدھیانوی نور اللہ مرقدہ

قادیانیوں اور دُوسرے کافروں کے درمیان فرق

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ
اَلۡحَمۡدُ لِلّٰہِ وَسَلَامٌ عَلٰی عِبَادِہِ الَّذِیۡنَ اصۡطَفٰی

حضرات! اس وقت مجھے بہت اِختصار کے ساتھ چند باتیں گزارش کرنی ہیں۔ قادیانیوں اور دُوسرے کافروں کے درمیان کیا فرق ہے؟ سب سے پہلے مجھے ایک سوال کا جواب دینا ہے، اور یہ سوال ہمارے بہت سے بھائیوں کے ذہن کا کانٹا بنا ہوا ہے۔ وہ سوال یہ ہے کہ مان لیا جائے کہ قادیانی غیرمسلم ہیں، لیکن دُنیا میں غیرمسلم تو اور بھی بہت ہیں، یہودی ہیں، عیسائی ہیں، ہندو ہیں، سکھ ہیں، فلاں ہیں، فلاں ہیں، لیکن یہ کیا بات ہے کہ قادیانیوں کا مقابلہ کرنے کے لئے ایک مستقل تنظیم اور مستقل جماعت موجود ہے جس کا نام ''عالمی مجلس ختمِ نبوّت'' ہے، جس نے یہ فرض اپنے ذمہ لے رکھا ہے کہ جہاں جہاں قادیانی پہنچے ہیں یہ بھی اللہ تعالیٰ کی نصرت و مدد سے اپنے مسلمان بھائیوں کے تعاون کے ساتھ وہاں پہنچتے ہیں اور قادیانیوں کو بےنقاب کرتے ہیں، کسی اور کافر فرقے کے مقابلے میں ایسی مستقل اور عالمی تنظیم موجود نہیں، تو آخر کیا بات ہے کہ اِمام العصر مولانا محمد انور شاہ کشمیریؒ سے لے کر شیخ الاسلام مولانا محمد یوسف بنوریؒ تک اور اَمیرِ شریعت سیّد عطاء اللہ شاہ بخاریؒ سے لے کر حضرتِ اقدس مولانا مفتی محمودؒ تک سب اکابر نے قادیانی کفر کو اتنی اہمیت دی اور اس کے تعاقب کے لئے عالمی سطح کی تنظیم ''مجلس تحفظ ختمِ نبوّت'' قائم کی گئی۔ سوال کا خلاصہ یہ ہے کہ قادیانیوں میں اور دُوسرے غیرمسلموں میں کیا فرق ہے؟

اس کا جواب عرض کرنے سے پہلے ایک مثال پیش کرتا ہوں۔ آپ کو معلوم ہے

کہ شریعت میں شراب ممنوع ہے، شراب پینا، اس کا بنانا، اس کا بیچنا تینوں حرام ہیں۔ اور یہ بھی معلوم ہے کہ شریعت میں خنزیر حرام اور نجس العین ہے، اس کا گوشت فروخت کرنا، لینا دینا، کھانا پینا، قطعی حرام ہے، یہ مسئلہ سب کو معلوم ہے۔ اب ایک آدمی وہ ہے جو شراب فروخت کرتا ہے، یہ بھی جرم ہے، اور ایک دُوسرا آدمی ہے جو شراب بیچتا ہے اس کو زمزم کہہ کر، مجرم دونوں ہیں لیکن ان دونوں مجرموں کے درمیان کیا فرق ہے؟ وہ آپ خوب سمجھتے ہیں۔ اسی طرح ایک آدمی خنزیر فروخت کرتا ہے مگر اس کو خنزیر کہہ کر فروخت کرتا ہے، وہ صاف صاف کہتا ہے کہ یہ خنزیر کا گوشت ہے، جس کو لینا ہے لے جائے اور جو نہیں لینا چاہتا وہ نہ لے۔ یہ شخص بھی خنزیر بیچنے کا مجرم ہے۔ لیکن اس کے مقابلے میں ایک اور شخص ہے جو خنزیر اور کتے کا گوشت فروخت کرتا ہے بکری کا گوشت کہہ کر۔ مجرم وہ بھی ہے اور مجرم یہ بھی، مجرم دونوں ہیں، لیکن ان دونوں کے جرم کی نوعیت میں زمین و آسمان کا فرق ہے، ایک حرام کو بیچتا ہے حرام کے نام سے، جس کے نام سے بھی مسلمان کو گھن آتی ہے، اور دُوسرا حرام کو بیچتا ہے حلال کے نام سے، جس سے ہر شخص کو دھوکا ہوسکتا ہے اور وہ اس کے ہاتھ سے خنزیر کا گوشت خرید کر اور اسے حلال اور پاک سمجھ کر کھا سکتا ہے۔ پس جو فرق خنزیر کو خنزیر کہہ کر بیچنے والے کے درمیان اور خنزیر کو بکری یا دُنبہ کہہ کر بیچنے والے کے درمیان ہے، ٹھیک وہی فرق یہودیوں، عیسائیوں، ہندوؤں، سکھوں کے درمیان اور قادیانیوں کے درمیان ہے۔

کفر کی مختلف نوعیتیں:

کفر ہر حال میں کفر ہے، اسلام کی ضد ہے، لیکن دُنیا کے دُوسرے کافر اپنے کفر پر اِسلام کا لیبل نہیں چپکاتے، اور لوگوں کے سامنے اپنے کفر کو اِسلام کے نام سے پیش نہیں کرتے، مگر قادیانی اپنے کفر پر اِسلام کا لیبل چپکاتے ہیں اور مسلمانوں کو دھوکا دیتے ہیں کہ یہ اسلام ہے۔

یہ میں نے عام فہم انداز میں بات سمجھائی ہے، اب علمی انداز میں اس بات کو

سمجھتا ہوں۔ یوں تو کفر کی بہت سی قسمیں ہیں، مگر کفر کی تین قسمیں بالکل ظاہر ہیں۔ ایک کافر وہ ہے جو علانیہ کافر ہو، ایک کافر وہ ہے جو اندر سے کافر ہو اور اُوپر سے اپنے آپ کو مسلمان کہے، اور ایک کافر وہ ہے جو اپنے کفر کو اِسلام ثابت کرنے کی کوشش کرے۔ یہ پہلی قسم کے کافر کو مطلق کافر کہتے ہیں۔ اس میں یہودی، عیسائی، ہندو وغیرہ سب داخل ہیں۔ مشرکینِ مکہ بھی اسی میں داخل تھے۔ یہ کھلے اور چٹے کافر ہیں۔ دُوسری قسم والے کو منافق کہتے ہیں، جو زبان سے ''لا اِلٰہ اِلاَّ اللہ'' کہتا ہے مگر دِل کے اندر کفر چھپاتا ہے، ان کے بارے میں اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں:

''اِذَا جَآئَکَ الْمُنٰفِقُوْنَ قَالُوْا نَشْھَدُ اِنَّکَ لَرَسُوْلُ اللہِ، وَاللہُ یَعْلَمُ اِنَّکَ لَرَسُوْلُہٗ، وَاللہُ یَشْھَدُ اِنَّ الْمُنٰفِقِیْنَ لَکٰذِبُوْنَ''

''منافق جب آپ کے پاس آتے ہیں تو کہتے ہیں کہ ہم گواہی دیتے ہیں کہ آپ اللہ کے رسول ہیں، اللہ تعالیٰ جانتے ہیں کہ آپ واقعی اللہ کے رسول ہیں، اور اللہ گواہی دیتا ہے کہ منافق قطعاً جھوٹے ہیں۔''

منافقوں کا کفر عام کافروں سے بڑھ کر ہے، کیونکہ انہوں نے کفر اور جھوٹ کو جمع کیا، پھر یہ کہ انہوں نے کلمہٴ طیبہ ''لا اِلٰہ اِلاَّ اللہ محمد رسول اللہ'' پڑھ کر کفر اور جھوٹ کا اِرتکاب کیا۔ حضرت اِمام شافعیؒ فرمایا کرتے تھے کہ میں ابراہیم بن علیہ کا ہر چیز میں مخالف ہوں حتیٰ کہ اگر وہ ''لا اِلٰہ اِلاَّ اللہ محمد رسول اللہ'' پڑھے اس میں بھی اس کا مخالف ہوں۔ مطلب یہ کہ بعض لوگ جھوٹ میں اس حد تک بڑھ جاتے ہیں کہ وہ کلمہٴ طیبہ میں بھی جھوٹ بولتے ہیں۔ اگر وہ ''لا اِلٰہ اِلاَّ اللہ محمد رسول اللہ'' پڑھیں تب بھی وہ جھوٹے ہیں، اور ان کا کلمہ بھی جھوٹ کے اِظہار کا ایک ذریعہ ہے۔ ان منافقوں سے بڑھ کر تیسری قسم والوں کا جرم یہ ہے کہ وہ کافر ہیں، مگر اپنے کفر کو اِسلام کہتے ہیں۔ ہے خالص کفر، لیکن یہ اس کو اِسلام کے نام سے پیش کرتے ہیں، بلکہ قرآنِ کریم کی آیات سے، احادیثِ طیبہ سے، صحابہؓ کے ارشادات سے

اور بزرگانِ دِین کے اقوال سے توڑ موڑ کر اپنے کفر کو اِسلام ثابت کرنے کی کوشش کرتے ہیں۔ ایسے لوگوں کو شریعت کی اِصطلاح میں ''زِندیق'' کہا جاتا ہے۔ پس یہ کل تین ہوئے: ایک کھلا کافر، دُوسرا منافق، تیسرا زِندیق۔

پس اُوپر کی تقریر کا خلاصہ یہ ہوا کہ کافر وہ ہے جو ظاہر و باطن سے خدا اور رسول کا منکر یا علانیہ کفر کا مرتکب ہو۔

منافق وہ ہے جو اپنے دِل کے اندر کفر چھپائے ہوئے ہو اور زبان سے جھوٹ موٹ کلمہ پڑھتا ہو۔

زِندیق وہ ہے جو اپنے کفر پر اِسلام کا ملمع کرے اور اپنے کفر کو عین اسلام ثابت کرنے کی کوشش کرے۔

ائمہ اربعہؒ کے نزدیک مرتد کی سزا:

اب ایک مسئلہ اور سمجھئے! ہماری کتابوں میں مسئلہ لکھا ہے اور چاروں فقہوں کا متفق علیہ مسئلہ ہے کہ جو شخص اسلام میں داخل ہو کر مرتد ہو جائے ... نعوذ باللہ ... ثم ... نعوذ باللہ ... اسلام سے پھر جائے، اس کے بارے میں حکم یہ ہے کہ اس کو تین دن کی مہلت دی جائے، اس کے شبہات دُور کرنے کی کوشش کی جائے، اسے سمجھایا جائے، اگر بات اس کی سمجھ میں آجائے اور وہ دوبارہ اسلام میں داخل ہو جائے تو بہت اچھا ہے، ورنہ اللہ تعالیٰ کی زمین کو اس کے وجود سے پاک کر دیا جائے۔ یہ مسئلہ قتلِ مرتد کا مسئلہ کہلاتا ہے، اور اس میں ہمارے ائمہ دِین میں سے کسی کا اختلاف نہیں ہے۔ تمام مہذّب ملکوں، حکومتوں اور مہذّب قوانین میں باغی کی سزا موت ہے، اور اِسلام کا باغی وہ ہے جو اِسلام سے مرتد ہو جائے، اس لئے اسلام میں مرتد کی سزا موت ہے، لیکن اس میں بھی اسلام نے رعایت دی ہے، دُوسرے لوگ باغیوں کو کوئی رعایت نہیں دیتے، گرفتار ہونے کے بعد اگر اس پر بغاوت کا جرم ثابت ہو جائے تو سزائے موت نافذ کر دیتے ہیں۔ وہ ہزار معافی مانگے، توبہ کرے اور قسمیں کھائے کہ آئندہ بغاوت کا جرم نہیں کروں گا، اس کی ایک نہیں سنی جاتی، اور اس کی معافی

نا قابلِ قبول سمجھی جاتی ہے۔ اسلام میں بھی باغی یعنی مرتد کی سزا قتل ہے، مگر پھر بھی اتنی رعایت ہے کہ تین دن کی مہلت دی جاتی ہے، اس کو تلقین کی جاتی ہے کہ توبہ کرلے، معافی مانگ لے تو سزا سے بچ جائے گا۔ افسوس ہے کہ پھر بھی اسلام میں مرتد کی سزا پر اِعتراض کیا جاتا ہے۔ اگر امریکا کے صدر کا باغی حکومت کا تختہ اُلٹنے کی کوشش کرے اور اس کی سازش پکڑی جائے تو اس کی سزا موت ہے، اور اس پر کسی کو اِعتراض نہیں۔ رُوس کی حکومت کا تختہ اُلٹنے والا پکڑا جائے یا جنرل ضیاء الحق کی حکومت کے خلاف بغاوت کرنے والا پکڑا جائے تو اس کی سزا موت ہے، اور اس پر دُنیا کے کسی مہذّب قانون اور کسی مہذّب عدالت کو کوئی اِعتراض نہیں، لیکن تعجب ہے کہ محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے باغی پر اگر سزائے موت جاری کی جائے تو لوگ کہتے ہیں کہ یہ سزا نہیں ہونی چاہئے۔ اسلام تو باغی مرتد کو پھر بھی رعایت دیتا ہے کہ اسے تین دن کی مہلت دی جائے، معافی مانگ لے تو کوئی بات نہیں اس کو معاف کردیا جائے گا، لیکن اگر تین دن کی مہلت اور کوشش کے بعد بھی وہ اپنے اِرتداد پر اَڑا رہے، توبہ نہ کرے تو اللہ کی زمین کو اس کے وجود سے پاک کردیا جائے، کیونکہ ناسور ہے۔ خدانخواستہ کسی ہاتھ میں ناسور ہوجائے تو ڈاکٹر اس کا ہاتھ کاٹ دیتے ہیں، اگر اُنگلی میں ناسور ہوجائے تو اُنگلی کاٹ دیتے ہیں، اور سب دُنیا جانتی ہے کہ یہ ظلم نہیں بلکہ شفقت ہے، کیونکہ اگر ناسور کو نہ کاٹا گیا تو اس کا زہر پورے بدن میں سرایت کرجائے گا جس سے موت یقینی ہے۔ پس جس طرح پورے بدن کو ناسور کے زہر سے بچانے کے لئے ناسور کو کاٹ دینا ضروری ہے اور یہی دانائی اور عقل مندی ہے، اسی طرح اِرتداد بھی ملتِ اسلامیہ کے لئے ایک ناسور ہے، اگر مرتد کو توبہ کی تلقین کی گئی، اس کے باوجود اس نے اسلام میں دوبارہ آنے کو پسند نہیں کیا تو اس کا وجود ختم کردینا ضروری ہے، ورنہ اس کا زہر رفتہ رفتہ ملتِ اسلامیہ کے پورے بدن میں سرایت کرجائے گا۔ الغرض مرتد کا حکم ائمہ اَربعہؒ کے نزدیک اور پوری اُمت کے علماء اور فقہاء کے نزدیک یہی ہے جو میں عرض کرچکا ہوں اور یہی عقل و دانش کا تقاضا ہے اور اسی میں اُمت کی سلامتی ہے۔

زِندیق کا حکم:

اور زِندیق جو اپنے کفر کو اِسلام ثابت کرنے پر تلا ہوا ہے، اس کا معاملہ مرتد سے بھی زیادہ سنگین ہے۔ اِمام شافعیؒ اور مشہور روایت میں اِمام احمدؒ فرماتے ہیں کہ اس کا حکم بھی مرتد کا ہے، یعنی اس کو موقع دِیا جائے کہ وہ توبہ کرلے، اگر تین دن میں اس نے توبہ کرلی تو اس کو چھوڑ دیا جائے گا، اور اگر اس نے توبہ نہ کی تو وہ بھی واجب القتل ہے۔ پس ان حضرات کے نزدیک تو مرتد اور زِندیق دونوں کا ایک ہی حکم ہے۔ لیکن اِمام مالکؒ فرماتے ہیں: ”لَا اقبل توبة الزندیق“ میں زِندیق کی توبہ نہیں قبول کروں گا۔ مطلب یہ ہے کہ کسی شخص کے بارے میں اگر پتا چل جائے کہ یہ زِندیق ہے، اپنے کفر کو اِسلام ثابت کرتا ہے اور پکڑا جائے، پھر کہے: ”جی! میں توبہ کرتا ہوں، آئندہ میں ایسی حرکت نہیں کروں گا“ تو اس کی توبہ کا قبول کرنا، نہ کرنا اللہ تعالیٰ کا کام ہے، ہم تو اس پر قانون سزا نافذ کریں گے، اس کے وجود کو باقی نہیں رکھیں گے، جیسے زنا کی سزا توبہ سے معاف نہیں ہوتی، بہرحال اس پر سزا جاری کی جاتی ہے چاہے آدمی توبہ ہی کرلے، یا جیسا کہ چوری کرنے پر ہاتھ کاٹنے کی سزا ملتی ہے اور یہ سزا توبہ سے معاف نہیں ہوتی، کوئی شخص چوری کرے اور پکڑے جانے کے بعد توبہ کرلے تب بھی اس کا ہاتھ کاٹا جائے گا، اسی طرح اِمام مالکؒ فرماتے ہیں: ”لَا اقبل توبة الزندیق“ کہ میں زِندیق کی توبہ قبول نہیں کرتا۔ یعنی زِندیق کی سزا توبہ سے معاف نہیں ہوگی، اس پر سزائے موت لازماً جاری کی جائے گی خواہ ہزار بار توبہ کرلے، اور یہی ایک روایت ہمارے اِمام ابوحنیفہؒ سے اور اِمام احمد بن حنبلؒ سے بھی منقول ہے۔ لیکن درمختار، شامی اور فقہ کی دُوسری کتابوں میں ہے کہ اگر کوئی زِندیق اَزخود آکر توبہ کرلے مثلاً کسی کو پتا نہیں تھا کہ یہ زِندیق ہے، اس نے خود ہی اپنے زَندقہ کا اِظہار کیا اور اس نے توبہ بھی کی تو اس کی توبہ قبول کی جائے گی۔ اسی طرح اگر یہ تو معلوم تھا کہ یہ زِندیق ہے مگر اس کو گرفتار نہیں کیا گیا، بلکہ اللہ تعالیٰ نے اس کو ہدایت دے دی اور وہ اپنے آپ آکر تائب ہوگیا اور اپنے زَندقہ سے توبہ کرلی، ”جی! میں مرزائیت سے توبہ کرتا ہوں“ تو اس کی توبہ

قبول کی جائے گی اور اس پر سزائے اِرتداد جاری نہیں کی جائے گی۔ لیکن اگر گرفتاری کے بعد توبہ کرتا ہے تو توبہ قبول نہیں کی جائے گی، چاہے سو دفعہ توبہ کرے۔

کفر کو اِسلام ثابت کرنا زَندقہ ہے:

تو مرتد کے لئے توبہ کی تلقین کا حکم ہے، اگر وہ توبہ کرلے تو سزا سے بچ جائے گا، لیکن زِندیق کے بارے میں اِمام مالکؒ، اِمام ابوحنیفہؒ اور ایک روایت میں اِمام احمدؒ فرماتے ہیں کہ اس کی توبہ قبول نہیں، کیونکہ اس نے زَندقہ کے جرم کا اِرتکاب کیا ہے، یعنی کفر کو اِسلام ثابت کرنے کی کوشش کی ہے، کتے کا گوشت بکری کے نام سے فروخت کیا ہے، شراب پر زمزم کا لیبل چپکایا ہے، یہ جرم ناقابلِ معافی ہے۔ اس پر قتل کی سزا ضرور جاری ہوگی۔ تو یہ بات اچھی طرح سمجھ لیجئے کہ مرزائی زِندیق ہیں کیونکہ اس میں کوئی شک نہیں کہ وہ کافر ہیں، قطعاً کافر ہیں، جس طرح کلمۂ طیبہ ''لا اِلٰہ اِلَّا اللہ محمد رسول اللہ'' میں شک نہیں کہ یہ ہمارا کلمہ ہے، اور جو اس میں شک کرے وہ مسلمان نہیں۔ اسی طرح مرزا غلام احمد قادیانی اور اس کی ذُرّیت کے کافر ہونے میں بھی کوئی شبہ نہیں، کوئی شک نہیں، اور جو ان کے کفر میں شک کرے وہ بھی مسلمان نہیں۔ اس وقت مجھے یہ نہیں بتانا ہے کہ وہ کیوں کافر ہیں؟ ان کے کافر ہونے کی وجوہات کیا ہیں؟ مجھے تو یہ بتانا ہے کہ وہ کافر اور پکے کافر ہونے کے باوجود اپنے کفر کو اِسلام کے نام سے پیش کرتے ہیں، کہتے ہیں کہ: ''جی! ہم تو ''جماعتِ احمدیہ'' ہیں، ہم تو مسلمان ہیں۔'' لندن میں اپنی بستی کا نام رکھا ہے: ''اسلام آباد'' اور کہتے ہیں کہ: ''جی! ہم تو اِسلام کی تبلیغ کرتے ہیں'' جب بھی کسی مسلمان سے بات کرتے ہیں تو یہ کہہ کر دھوکا دیتے ہیں کہ: ''جی! مولوی تو ویسے باتیں کرے ہیں، دیکھو ہم نماز پڑھتے ہیں، روزے رکھتے ہیں، یہ کرتے ہیں وہ کرتے ہیں اور حضورؐ کو خاتم النبیین سمجھتے ہیں، جی! ہماری تو شرائطِ بیعت میں لکھا ہوا ہے، اس میں لکھا ہوا ہے کہ میں صدقِ دِل سے حضورؐ کو خاتم النبیین مانتا ہوں۔''

مرزائی کیوں زِندیق ہیں؟

تو مرزائی زِندیق ہیں کیونکہ وہ اپنے کفر پر اِسلام کو ڈھالتے ہیں، وہ شراب اور پیشاب پر ...نعوذ باللہ... زمزم کا لیبل چپکاتے ہیں، وہ کتے کا گوشت حلال ذبیحے کے نام سے فروخت کرتے ہیں، ساری دُنیا جانتی ہے کہ محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم آخری نبی ہیں اور یہ مسلمانوں کا وہ عقیدہ ہے جس میں شک وشبہ کی کوئی گنجائش نہیں، حجۃ الوداع کے موقع پر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تھا:

”أیھا الناس! أنا آخرُ الأنبیاء وأنتم آخر الاُمم.“

”لوگو! میں آخری نبی ہوں، اور تم آخری اُمت ہو۔“

دوسو سے زیادہ احادیث ایسی ہیں جن میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے مختلف عنوانات سے، مختلف طریقوں سے، مختلف اُسلوبوں سے، مختلف انداز سے ختمِ نبوّت کا مسئلہ سمجھایا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد کوئی نبی نہیں، حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد کسی کو نبوّت نہیں دی جائے گی۔

ختمِ نبوّت کا مفہوم:

ختمِ نبوّت کا یہ مطلب نہیں کہ پہلے کا کوئی نبی زندہ نہیں رہا، اگر بالفرض پہلے کے سارے نبی آجائیں حضور کے زمانے میں، اور آکر حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے خادم بن جائیں، حضور صلی اللہ علیہ وسلم پھر بھی آخری نبی ہیں، کیونکہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد کسی کو نبوّت نہیں دی گئی، انبیائے کرام علیہم السلام کے ناموں کی جو فہرست اللہ تعالیٰ کے علم میں تھی اس میں آخری نامِ نامی آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا تھا، آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی تشریف آوری سے انبیائے کرام علیہم السلام کی وہ فہرست مکمل ہوگئی۔

آخری نبی اور آخری اولاد کا مفہوم:

جس بچے کو ماں باپ کی آخری اولاد کہا جائے، اس کا مطلب یہ ہوتا ہے کہ وہ اپنے ماں باپ کے ہاں سب اولاد کے بعد پیدا ہوا، اس کے بعد کوئی بچہ ان ماں باپ کے

ہاں پیدا نہیں ہوا۔ آخری اولاد کا یہ مطلب نہیں ہوتا کہ وہ سب اولاد کے بعد تک زندہ بھی رہے، کبھی ایسا ہوتا ہے کہ پیدا بعد میں ہوتا ہے لیکن انتقال اس کا پہلے ہوجاتا ہے، اس کے باوجود آخری اولاد کہلاتا ہے۔ آپ نے یہ کہتے ہوئے سنا ہوگا کہ میری آخری اولاد وہ بچہ تھا جو اِنتقال کرگیا۔

آخری نبی یا خاتم النبیین کے معنی یہ ہیں کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد کسی شخص کے سر پر تاجِ نبوّت نہیں رکھا جائے گا، اب کوئی شخص نبوّت کی مسند پر قدم نہیں رکھے گا، جو پہلے نبی بنادیئے گئے ان پر تو ہمارا پہلے سے اِیمان ہے، وہ ہمارے ایمان میں پہلے سے داخل ہیں، حضور صلی اللہ علیہ وسلم آخری نبی ہیں کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد کوئی شخص خلعتِ نبوّت سے سرفراز نہیں ہوگا اور نہ اُمت کو ایسے نبی پر اِیمان لانا ہوگا۔

خاتم النبیین کے مفہوم میں قادیانیوں کا دجل:

لیکن قادیانی مرزائی کہتے ہیں کہ خاتم النبیین کا یہ مطلب نہیں کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم آخری نبی ہیں، نہ یہ کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد نبوّت کا دروازہ بند ہے، بلکہ یہ مطلب ہے کہ آئندہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی مہر سے نبی بنا کریں گے، ٹھپّا لگتا ہے اور نبی بنتا ہے۔ (حماقت تو دیکھئے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے ٹھپّے سے چودہ سو سال کی اُمت میں نبی بنا بھی تو صرف ایک، اور وہ بھی بھینگا اور ٹنڈا، حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی مہر نے صرف ایک نبی بنایا، اور وہ بھی صرف قادیانی اَعوَر دجال... نعوذ باللہ)۔

الغرض خاتم النبیین کے معنی یہ تھے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم آخری نبی ہیں، آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی آمد سے نبیوں کی آمد بند ہوگئی، ان پر مہر لگ گئی، اب کوئی نبی نہیں بنے گا۔ لفافہ بند کرکے لفافے پر مہر لگادیتے ہیں، جس کو ''سیل کرنا'' (To Seal Some Thing) کہتے ہیں۔ ختم کے معنی ''سیل کردینا'' خاتم النبیین کے معنی یہ ہیں کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی آمد سے نبیوں کی فہرست سربمہر کردی گئی، اب نہ تو اس فہرست سے کسی کو نکالا جاسکتا ہے، اور نہ اس میں کسی اور کا نام داخل کیا جاسکتا ہے، لیکن مرزائیوں نے اس میں یہ

تحریف کی کہ خاتم النبیین کے معنی ہیں، نبوّت کے پروانوں کی تصدیق کرنے والا۔ یہ کہتے ہیں کہ وہ جو کاغذ پر دستخط کر کے محکمے والے مہر لگا دیا کرتے ہیں کہ کاغذ کی تصدیق ہوگئی، حضور صلی اللہ علیہ وسلم بھی انہی معنوں میں خاتم النبیین ہیں، یعنی نبیوں کے پروانوں پر مہر لگا لگا کر نبی بناتے ہیں، پہلے نبوّت اللہ تعالیٰ خود دِیا کرتے تھے، لیکن اب یہ محکمہ اللہ تعالیٰ نے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے سپرد کر دیا کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم مہریں لگائیں اور نبی بنائیں۔

یہ ہے زَندقہ، کہ نام اسلام کا لیتے ہیں، لیکن اپنے کفریہ عقائد پر قرآنِ کریم کی آیات کو ڈھالتے ہیں، اسی طرح ان کے بہت سے کفریہ عقائد ہیں جن کو یہ اِسلام کے نام سے پیش کرتے ہیں، کہنا یہ ہے کہ یہ مرزائی زِندیق ہیں کہ عقائد ایسے رکھتے ہیں جو اِسلام کی رُو سے خالص کفر ہیں، لیکن یہ اپنے کفریہ عقائد کو اِسلام کا نام دیتے ہیں، اور قرآن وحدیث کو اپنے کفریہ عقائد پر ڈھالنے کے لئے ان کی تحریف کرتے ہیں۔ یہ خنزیر اور کتے کا گوشت بیچتے ہیں مگر حلال ذبیحہ کہہ کر، اور شراب بیچتے ہیں مگر زمزم کا لیبل چپکا کر۔

اگر یہ لوگ اپنے دِین و مذہب کو اِسلام کا نام نہ دیتے بلکہ صاف صاف کہہ دیتے کہ ہمارا اِسلام سے کوئی تعلق نہیں، تو واللہ العظیم! ہمیں ان کے بارے میں اس قدر متفکر ہونے کی ضرورت نہ تھی۔

بہائی مذہب:

دُنیا میں بہائی ٹولہ بھی موجود ہے، وہ اِیران کے بہاء اللہ کو رسول مانتا ہے، وہ دُنیا میں موجود ہے، ہم ان کو بھی کافر سمجھتے ہیں، لیکن انہوں نے صاف صاف کہہ دیا کہ اِسلام کے ساتھ ہمارا کوئی واسطہ نہیں، ہمارا دِین اِسلام سے الگ ہے، سو بات ختم ہوگئی، جھگڑا ختم ہوگیا۔ لیکن قادیانی اپنے تمام کفریات کو اِسلام کے نام سے پیش کر کے مسلمانوں کو دھوکا دیتے ہیں، اس لئے یہ صرف کافر اور غیرمسلم ہی نہیں بلکہ مرتد اور زِندیق ہیں، مسلمانوں کی غیرمسلموں کے ساتھ صلح ہوسکتی ہے مگر کسی مرتد اور زِندیق سے کبھی صلح نہیں ہوسکتی۔

قادیانیوں کو مسلمان کہلانے کا کیا حق ہے؟

قادیانیوں کو یہ حق آخر کس نے دیا ہے کہ وہ غلام احمد قادیانی کو نبی اور رسول سمجھیں اور پھر اِسلام کا دعویٰ بھی کریں؟ حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے کلمے کو منسوخ کرکے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی جگہ مرزا غلام احمد قادیانی کو ''محمد رسول اللہ'' کی حیثیت سے دُنیا کے سامنے پیش کریں، اس کا کلمہ جاری کرائیں، آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی وحی (قرآنِ کریم) کے بجائے مرزا کی وحی کو واجب الاتباع اور مدارِ نجات قرار دیں اور پھر ڈھٹائی کے ساتھ یہ بھی کہیں کہ ہم مسلمان ہیں اور غیر احمدی کافر ہیں، مرزا بشیر احمد لکھتا ہے:

> ''ہر ایک ایسا شخص جو موسیٰ کو تو مانتا ہے مگر عیسیٰ کو نہیں مانتا، یا عیسیٰ کو تو مانتا ہے مگر محمد کو نہیں مانتا، اور یا محمد کو مانتا ہے پر مسیحِ موعود (مرزا قادیانی) کو نہیں مانتا وہ نہ صرف کافر بلکہ پکا کافر اور دائرۂ اسلام سے خارج ہے۔'' (کلمۃ الفصل ص:۱۱۰)

قادیانیوں کا کلمہ:

قادیانی دعوے کرتے ہیں کہ محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا دو دفعہ دُنیا میں آنا مقدّر تھا، پہلی دفعہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم مکہ مکرمہ میں آئے اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی یہ بعثت تیرہ سو سال تک رہی، چودھویں صدی کے شروع میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم مرزا قادیانی کے رُوپ میں قادیان میں دوبارہ مبعوث ہوئے، اس لئے ان کے نزدیک غلام احمد قادیانی خود ''محمد رسول اللہ'' ہے، اور کلمۂ طیبہ میں ''محمد رسول اللہ'' سے مرزا مراد لیتے ہیں، چنانچہ مرزا بشیر احمد لکھتا ہے:

> ''مسیحِ موعود (مرزا قادیانی) خود محمد رسول اللہ ہے، جو اِشاعتِ اسلام کے لئے دوبارہ دُنیا میں تشریف لائے، اس لئے ہم کو کسی نئے کلمے کی ضرورت نہیں، ہاں! اگر محمد رسول اللہ کی جگہ کوئی

اور آتا تو ضرورت پیش آتی۔“ (کلمۃ الفصل ص:۱۵۸)

گویا ”لا اِلٰہ اِلّا اللہ محمد رسول اللہ“ کے معنی ان کے نزدیک ہیں: ”لا اِلٰہ اِلّا اللہ مرزا رسول اللہ“ ...نعوذ باللہ... جو دوبارہ قادیان میں آیا ہے۔ مرزا بشیر احمد لکھتا ہے کہ ہمارے نزدیک مرزا خود محمد رسول اللہ ہے، اور ہم مرزا کو محمد رسول اللہ مان کر اس کا کلمہ پڑھتے ہیں، اس لئے ہمیں نیا کلمہ بنانے کی ضرورت نہیں۔

قادیانی، محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے دِین کو کفر کہتے ہیں:

کہنا یہ ہے کہ انہوں نے نبی الگ بنایا، قرآن الگ بنایا (جس کا نام ”تذکرہ“ ہے، اور جس کی حیثیت مرزائیوں کے نزدیک وہی ہے جو مسلمانوں کے نزدیک توراۃ، زَبور، اِنجیل اور قرآن کی ہے) اُمت الگ بنائی، شریعت الگ بنائی، کلمہ الگ بنایا، وہ اپنے دِین کا نام اِسلام رکھتے ہیں، اور ہمارے دِین کا نام کفر رکھتے ہیں۔ حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا لایا ہوا دِین قادیانیوں کے نزدیک ...نعوذ باللہ... کفر ہوگیا، اور مرزا کا دِین ان کے نزدیک اسلام ہے۔ ہم قادیانیوں سے پوچھتے ہیں کہ تم ہمیں جو کافر کہتے ہو، ہم نے محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے دِین کی کس بات کا اِنکار کیا ہے؟ کیا مرزا کے آنے سے محمد صلی اللہ علیہ وسلم کا دِین کفر بن گیا؟ مرزا سے پہلے تو رسول اللہ کا دِین اِسلام کہلاتا تھا اور اس کو ماننے والے مسلمان کہلاتے تھے، لیکن مرزا آیا اور اس کی سبز قدمی سے محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا دِین کفر بن گیا اور اس کے ماننے والے کافر کہلائے... العیاذ باللہ...!

اس سے بڑھ کر غضب کیا ہوسکتا ہے؟ مرزا کے دو جرم ہوئے، ایک یہ کہ نبوّت کا دعویٰ کر کے ایک نیا دِین ایجاد کیا اور اس کا نام ”اِسلام“ رکھا۔ دُوسرا جرم یہ کہ محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے لائے ہوئے دِین کو کفر کہا۔ مرزا کے دِین کے ماننے والے مسلمان اور محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ماننے والے ان کے نزدیک کافر..!

مجھے بتایئے! کہ کیا کسی یہودی نے، کسی عیسائی نے، کسی ہندو نے، کسی سکھ نے، کسی چوہڑے چمار نے، کسی پارسی مجوسی نے اس جرم کا اِرتکاب کیا ہے؟ اب تو آپ کی سمجھ

میں آگیا ہوگا کہ مرزا قادیانی اور مرزائیوں کا کفر کس قدر بدترین ہے، اور یہ دُنیا بھر کے کافروں سے بدتر کافر ہیں۔

مسلمانوں کا قادیانیوں سے رعایتی سلوک:

یہ زِندیق ہیں جو اِسلام کو کفر، اور کفر کو اِسلام کہتے ہیں، اور شریعت کے مطابق زِندیق واجب القتل ہوتا ہے۔ یہ قادیانیوں کے ساتھ ہماری رعایت ہے کہ ان کو زندہ رہنے کا حق دیا ہے، یہ دُنیا میں شور مچاتے ہیں کہ پاکستان میں ہم پر ظلم ہو رہا ہے، یہ حکومتِ پاکستان کی شرافت سے ناجائز فائدہ اُٹھا رہے ہیں، حکومت نے ان پر کوئی پابندی نہیں لگائی، ان کو صرف یہ کہا کہ تم محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے دِین کو کفر اور اپنے دِین کو اِسلام نہ کہو۔ قادیانیوں پر اس سے زیادہ اور کوئی پابندی نہیں لگائی۔ مرزائیو! شریعت کے فتویٰ سے تم واجب القتل ہو، حکومتِ پاکستان نے تمہیں رعایت دے رکھی ہے، تم پاکستان کے بڑے بڑے عہدوں پر فائز ہو، اس کے باوجود کبھی اَقوامِ متحدہ میں، کبھی یہودیوں اور عیسائیوں اور نہ معلوم کن کن لوگوں کی عدالتوں میں تم فریاد کرتے ہو کہ حکومتِ پاکستان نے ہمارے حقوق غصب کرلئے ہیں، حکومتِ پاکستان نے تمہارے کیا حقوق غصب کرلئے؟ ہم نے تمہارا کیا قصور کیا ہے؟ پاکستان کی حکومت نے تمہارا کیا بگاڑا ہے؟ تم سے صرف یہ کہا گیا ہے کہ کلمۂ طیبہ ''لا اِلٰہ اِلَّا اللہ محمد رسول اللہ'' ہمارا ہے، ہم کیسے اجازت دیں کہ تم شراب پر زمزم کا لیبل چپکا کر بیچتے رہو؟

ہم کیسے اجازت دے سکتے ہیں کہ تم کتے اور خنزیر کا گوشت حلال ذبیحے کے نام سے فروخت کرتے رہو؟

ہم کیسے اجازت دے سکتے ہیں کہ تم اپنے کفر اور زَندقہ کو اِسلام کے نام سے پھیلاوٴ؟

تمہارے منہ سے ''لا اِلٰہ اِلَّا اللہ محمد رسول اللہ'' کے منافقانہ الفاظ ادا کرنا ہمارے کلمۂ طیبہ کی توہین ہے، ہمارے نبی کی توہین ہے، ہمارے اسلام کی توہین ہے، ہم تمہیں اس

توہین کی اجازت کس طرح دیں؟ تم کلمہ پڑھ کر مسلمانوں کو دھوکا دیتے ہو اور ہم اس کے جواب میں وہی کہتے ہیں جو اللہ تعالیٰ نے منافقوں کے بارے میں فرمایا:

”وَاللّٰہُ یَشْھَدُ اِنَّ الْمُنٰفِقِیْنَ لَکٰذِبُوْنَ“

”اور اللہ گواہی دیتا ہے کہ وہ جھوٹے ہیں“

خلاصۂ گفتگو:

اب تک میں ایک ہی سوال کا جواب دے سکا ہوں کہ قادیانیوں میں اور دُوسرے غیرمسلموں میں فرق کیا ہے؟ جواب کا خلاصہ یہ ہے کہ دُوسرے کافر سادے کافر ہیں، اور قادیانی صرف کافر اور غیرمسلم نہیں بلکہ وہ اپنے کفر کو اسلام کہنے اور اِسلام کو کفر قرار دینے کے بھی مجرم ہیں، لہٰذا یہ زِندیق ہیں اور زِندیق مرتد کی طرح واجب القتل ہوتا ہے۔

مرتد اور اس کی نسل کا حکم:

اب میں ایک اور مسئلے کا ذِکر کرتا ہوں۔

اُصول یہ ہے کہ مرتد کو تین دن کی مہلت کے بعد قتل کردیا جاتا ہے، لیکن مرتدوں کی ایک جماعت بن جائے، ایک پارٹی بن جائے اور اِسلامی حکومت ان پر قابو نہ پاسکے، اس لئے وہ قتل نہ کئے جاسکیں اور رفتہ رفتہ اصل مرتد مرکھپ جائیں اور ان مرتدوں کی نسل جاری ہوجائے، مثال کے طور پر کسی بستی کے لوگوں نے متفقہ طور پر عیسائیت قبول کرلی تھی ...نعوذ باللہ... عیسائی بن گئے تھے، اب کسی نے ان کو پکڑ کر قتل نہیں کیا، یا وہ پکڑ میں نہیں آسکے۔ اس کے بعد یہ لوگ جو خود عیسائی بنے تھے، مرکر ختم ہوگئے، پیچھے ان کی نسل رہ گئی جو خود مسلمان سے عیسائی نہیں ہوئی تھی بلکہ انہوں نے اپنے آباء و اجداد سے عیسائی مذہب لیا تھا، تو مرتد کی صلبی اولاد تو تبعاً مرتد ہے، اِصالۃً مرتد نہیں ہے، اس لئے اس کو جبس وضرب کے ساتھ اِسلام لانے پر مجبور کیا جائے گا، مگر قتل نہیں کیا جائے گا۔ اور مرتد کی اولاد کی اولاد نہ اِصالۃً مرتد ہے اور نہ تبعاً بلکہ وہ اصلی کافر کہلائے گی، اور ان پر سزائے اِرتداد جاری نہیں ہوگی، کیونکہ اولاد کی اولاد مرتد نہیں وہ سادہ کافر ہیں، اس لئے اس کا حکم مرتد کا نہیں۔

خلاصہ یہ کہ:

ا:...جو شخص خود مرتد ہوا ہو، وہ واجب القتل ہے۔

۲:...مرتد کی صلبی اولاد تبعاً مرتد ہے اِصالۃً مرتد نہیں، اس لئے اگر وہ اِسلام کو قبول نہ کرے تو واجب الحبس ہے، یعنی اس کو قید کرنا لازم ہے۔

۳:...اور تیسری پیڑھی میں مرتد کی اولاد کی اولاد سادہ کافر ہے، اس پر مرتد کے اَحکام جاری نہیں ہوں گے۔

زِندیق مرزائی کی نسل کا حکم:

لیکن قادیانیوں کی سو نسلیں بھی بدل جائیں تو ان کا حکم زِندیق اور مرتد کا رہے گا، سادہ کافر کا حکم نہیں ہوگا۔ کیوں؟ اس لئے کہ ان کا جو جرم ہے یعنی کفر کو اِسلام اور اِسلام کو کفر کہنا، یہ جرم ان کی آئندہ نسلوں میں بھی پایا جاتا ہے۔

الغرض قادیانی جتنے بھی ہیں خواہ اسلام کو چھوڑ کر مرتد ہوئے ہوں، قادیانی زِندیق بنے ہوں یا وہ ان کے بقول ''پیدائشی احمدی'' ہوں، قادیانیوں کے گھر میں پیدا ہوئے ہوں اور یہ کفر ان کو ورثے میں ملا ہو، ان سب کا ایک ہی حکم ہے یعنی مرتد اور زِندیق کا، کیونکہ ان کا جرم صرف یہ نہیں کہ وہ اسلام کو چھوڑ کر کافر بنے ہیں، بلکہ ان کا جرم یہ ہے کہ دِینِ اسلام کو کفر کہتے ہیں، اور اپنے دِینِ کفر کو اِسلام کا نام دیتے ہیں، اور یہ جرم ہر قادیانی میں پایا جاتا ہے، خواہ وہ اِسلام کو چھوڑ کر قادیانی بنا ہو یا پیدائشی قادیانی ہو۔ اس مسئلے کو خوب سمجھ لیجئے، بہت سے لوگوں کو قادیانیوں کی صحیح حقیقت معلوم نہیں۔

قادیانیوں کے بارے میں مسلمانوں کو غیرت سے کام لینا چاہئے:

قادیانیوں کے جرم کی پوری وضاحت میں نے آپ حضرات کے سامنے کردی، اب مجھے آپ حضرات سے ایک بات کہنی ہے، پہلے ایک مثال دُوں گا، مثال تو بھدی سی ہے، مگر سمجھانے کے لئے مثال سے کام لینا پڑتا ہے۔

ایک باپ کے دس بیٹے تھے، جو اس کے گھر پیدا ہوئے، وہ ساری عمر ان کو اپنا بیٹا

کہتا رہا، باپ مرگیا، اس کے انتقال کے بعد ایک غیرمعروف شخص اُٹھا اور یہ دعویٰ کیا کہ میں مرحوم کا صحیح بیٹا ہوں، یہ دسوں کے دس لڑکے اس کی ناجائز اولاد ہیں۔

میں یہ مثال فرض کررہا ہوں، اور اس سلسلے میں آپ سے دو باتیں پوچھنا چاہتا ہوں، ایک یہ کہ دُنیا کا کوئی صحیح الدماغ آدمی اس شخص کے دعوے کو قبول کرے گا؟ یہ غیرمعروف مدعی جس نے مرحوم کی زندگی میں کبھی دعویٰ نہیں کیا کہ میں فلاں شخص کا بیٹا ہوں، نہ مرحوم نے اپنی زندگی میں کبھی یہ دعویٰ کیا کہ یہ میرا بیٹا ہے، کیا دُنیا کی کوئی عدالت اس شخص کے دعوے کو سن کر یہ فیصلہ دے گی کہ یہ شخص مرحوم کا حقیقی بیٹا ہے اور باقی دس لڑکے مرحوم کے بیٹے نہیں...؟

دُوسری بات مجھے آپ سے یہ پوچھنی ہے کہ یہ شخص جو باپ کے دس بیٹوں کو حرام زادہ کہتا ہے، وہ ان کو ان کے باپ کی جائز اولاد تسلیم نہیں کرتا، ان دس لڑکوں کا ردِّعمل اس شخص کے بارے میں کیا ہوگا...؟

ان دونوں باتوں کو ذہن میں رکھ کر سنئے! ہم بحمداللہ! حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے اُمتی ہیں، آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے لائے ہوئے پورے دِین کو مانتے ہیں، الحمدللہ! ہم آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی رُوحانی اولاد ہیں، یہ بات میں اپنی طرف سے نہیں کہہ رہا، بلکہ قرآنِ کریم کا ارشاد ہے: "اَلنَّبِیُّ اَوْلٰی بِالْمُؤْمِنِیْنَ مِنْ اَنْفُسِھِمْ" "نبی مؤمنوں کے ساتھ خود ان کے نفس سے بھی زیادہ تعلق رکھتے ہیں۔" یعنی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے کسی اُمتی کو اپنی ذات سے اتنا تعلق نہیں جتنا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو ہر اُمتی سے تعلق ہے، "وَاَزْوَاجُہٗ اُمَّھٰتُھُمْ" "اور آپ کی بیویاں ان کی مائیں ہیں" اور قراءت میں ہے: "وَھُوَ اَبٌ لَّھُمْ" کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم ان کے باپ ہیں۔ ظاہر بات ہے کہ جب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی ازواجِ مطہراتؓ ہماری مائیں بنیں، چنانچہ ہم سب ان کو "اُمہات المؤمنین" کہتے ہیں، اُمّ المؤمنین حضرت عائشہ صدیقہ، اُمّ المؤمنین حضرت خدیجۃ الکبریٰ، اُمّ المؤمنین میمونہ، اُمّ المؤمنین اُمِّ سلمہ رضی اللہ عنہن۔ ہم تمام اَزواجِ مطہراتؓ کے ساتھ "اُمّ المؤمنین" کہتے ہیں تو جب یہ ہماری مائیں ہوئیں، تو

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم ہمارے رُوحانی باپ ہوئے۔ اولاد میں کوئی ماں باپ کا زیادہ فرمانبردار ہوتا ہے، کوئی کم، کوئی زیادہ خدمت گزار ہوتا ہے، کوئی کم، کوئی زیادہ ہنرمند ہوتا ہے، کوئی کم، کوئی زیادہ سمجھ دار اور عقل مند ہوتا ہے، کوئی کم، اولاد ساری ایک جیسی نہیں ہوتی، ان میں فرق ضرور ہوتا ہے، لیکن ساری کی ساری باپ ہی کی اولاد کہلاتی ہے۔

تیرہ صدیوں کے مسلمان حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی رُوحانی اولاد تھی، چودھویں صدی کے شروع میں مرزا غلام احمد قادیانی کھڑا ہوا، اس نے کہا کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی رُوحانی اولاد صرف میں ہوں، باقی سارے مسلمان کافر ہیں۔ جس کا مطلب یہ ہے کہ پوری اُمت کے مسلمان حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی رُوحانی اولاد نہیں بلکہ...نعوذ باللہ...ناجائز اولاد ہیں، حرام زادے ہیں۔

مجھے معاف کیجئے! میں مرزا غلام احمد کے صاف صاف الفاظ نقل کر رہا ہوں۔

ہم پوری دُنیا کی مہذّب عدالت میں اپنا مقدمہ پیش کر کے کہتے ہیں کہ اگر کسی مجہول النسب کا یہ دعویٰ لائقِ سماعت نہیں کہ میں مرحوم کا حقیقی بیٹا ہوں، باقی دس کے دس بیٹے ناجائز اولاد ہیں، تو غلام احمد کا یہ ہذیانی دعویٰ کیونکر لائقِ سماعت ہے کہ وہ (مجہول النسب ہونے کے باوجود) آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا رُوحانی بیٹا ہے، اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی ساری کی ساری اُمت کافر ہے، ناجائز اولاد ہے، آخر کس جرم میں پوری اُمت کا رشتہ آنحضرت صلی اللہ علیہ سلم سے کاٹ کر ان کو کافر اور ناجائز اولاد قرار دیا گیا، ہم آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پورے دِین کو الف سے لے کر یا تک مانتے ہیں، ہم نے کوئی تبدیلی نہیں کی، ہم نے کوئی عقیدہ نہیں بدلا، عقیدے غلام احمد نے بدلے اور کافر اور حرام زادے پوری اُمت کو کہا۔

ایک قادیانی سے میری گفتگو ہوئی، میں نے اس سے کہا کہ تیرہ صدیوں سے مسلمان چلے آتے تھے، مرزا غلام احمد کے دعوے پر ہمارا تمہارا اِختلاف ہوا، اور چودھویں صدی سے یہ اِختلاف شروع ہوا، اب میں آپ سے اِنصاف کی بات کہتا ہوں کہ اگر

ہمارے عقیدے تیرہ صدیوں کے مسلمانوں کے مطابق ہیں تو تم ان کو مان لو، اور غلام احمد کو چھوڑ دو، اور تمہارے عقیدے تیرہ صدیوں کے مسلمانوں کے مطابق ہیں تو ہم تم کو سچا مان لیں گے، لیجئے ہمارا اِختلاف فوراً ختم ہوسکتا ہے۔ یہ انصاف کی بات اور دونوں فریقوں کے لئے برابر کی بات ہے۔ وہ قادیانی سیالکوٹ کا پنجابی تھا، میری بات سن کر کہنے لگا: ''جی سچی بات ایہہ ہے کہ اسی تاں مرزا صاحب توں سوا باقی ساریاں نوں جھوٹے سمجھنے آں'' یعنی ''سچی بات تو یہ ہے کہ ہم مرزا صاحب کے سوا باقی سب کو جھوٹا سمجھتے ہیں۔'' اب آپ سمجھ گئے ہوں گے، مرزا یہ جھوٹا دعویٰ کرتا ہے کہ صرف میں حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا رُوحانی بیٹا ہوں، باقی سب مسلمان ناجائز اولاد ہیں، اور یہ شخص اپنے آپ کو رُوحانی بیٹا کہہ کر پوری دُنیا کو گمراہ کر رہا ہے۔

میں آپ سے پوچھتا ہوں کہ اگر ان دس بیٹوں کا حرام زادہ ہونا کوئی شخص تسلیم نہیں کرے گا جو اس کے گھر پیدا ہوئے، اس کی بیوی سے پیدا ہوئے اور ایک غیر معروف اور مجہول النسب آدمی، جس کے بارے میں کچھ پتا نہیں کہ وہ کسی میراثی کی اولاد ہے، اگر وہ آکر ایسا دعویٰ کرے گا تو کوئی اس کے دعوے کو نہیں سنے گا۔ میں کہتا ہوں کہ کیا آپ لوگوں میں ان ''دس بیٹوں'' جتنی بھی غیرت نہیں، آپ قادیانیوں کی یہ بات کیسے سن لیتے ہیں کہ دُنیا بھر کے مسلمان غلط ہیں اور مرزا ٹھیک ہے، دُنیا بھر کے مسلمان کافر ہیں اور مرزائی مسلمان ہیں۔ وہ تمہیں یہ سبق پڑھانے کے لئے تمہاری مجلسوں میں آتے ہیں اور آپ بڑے اطمینان سے ان کی باتیں سن لیتے ہیں، میں کہتا ہوں کہ دُنیا کا کوئی عقل مند ایسا نہیں ہوگا، جس کی عدالت میں یہ مقدمہ لے جایا جائے اور وہ ایک مجہول النسب شخص کے دعوے پر دس بیٹوں کے حرام زادے ہونے کا فیصلہ کردے۔ اور ان دس بیٹوں میں کوئی ایسا بے غیرت نہیں ہوگا جو اس مجہول النسب شخص کے دعوے کو سننا بھی گوارا کرے، لیکن کیسے تعجب کی بات ہے کہ ہمارے بدھو بھائی قادیانیوں کے اس دعوے کو سن لیتے ہیں اور انہیں ذرا بھی غیرت نہیں آتی۔

میرا اور آپ کا فرض!

میرا اور آپ کا ہر مسلمان کا فرض کیا ہونا چاہئے؟ قادیانیت نے ہمارا رشتہ محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے کاٹنے کی کوشش کی ہے، وہ ہمیں کافر کہتے ہیں، حالانکہ ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے دِین کو مانتے ہیں، آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا دِین جس کو ہم مانتے ہیں وہ تو کفر نہیں ہوسکتا، جو شخص ہمیں کافر کہتا ہے، وہ ہمارے دِین کو کفر کہتا ہے، وہ ہمارا رشتہ محمدِ عربی صلی اللہ علیہ وسلم سے کاٹتا ہے، وہ یہ دعویٰ کرتا ہے کہ یہ سب ناجائز اولاد ہیں۔

اب مسلمانوں کی غیرت کا تقاضا کیا ہونا چاہئے؟ ہماری غیرت کا اصل تقاضا تو یہ ہے کہ دُنیا میں ایک قادیانی بھی زندہ نہ بچے، پکڑ پکڑ کر خبیثوں کو ماردیں، یہ میں جذباتی بات نہیں کررہا بلکہ حقیقت یہی ہے، اسلام کا فتویٰ یہی ہے، مرتد اور زِندیق کے بارے میں اسلام کا قانون یہی ہے، مگر یہ دار و گیر حکومت کا کام ہے، ہم اِنفرادی طور پر اس پر قادر نہیں، اس لئے کم از کم اتنا تو ہونا چاہئے، کہ ہم قادیانیوں سے مکمل قطع تعلق کریں، ان کو اپنی مجلس میں، کسی محفل میں برداشت نہ کریں، ہر سطح پر ان کا مقابلہ کریں اور جھوٹے کو اس کی ماں کے گھر تک پہنچا کر آئیں۔

الحمدللہ! ہم نے جھوٹے کو اس کی ماں کے گھر تک پہنچادیا ہے، برطانیہ قادیانیوں کی ماں ہے، جس نے ان کو جنم دیا، اب ان کا گروہ مرزا طاہر اپنی ماں کی گود میں جا بیٹھا ہے، اور وہاں سے دُنیا بھر کے مسلمانوں کو للکار رہا ہے، یورپ، امریکا، افریقہ کے وہ بھولے بھالے مسلمان جو نہ پوری طرح اسلام کو سمجھتے ہیں، نہ ان کو قادیانیت کی حقیقت کا علم ہے، وہ قادیانیت کو نہیں جانتے کہ وہ کیا ہے؟ ان کو اہلِ علم کے پاس بیٹھنے کا موقع نہیں ملتا، ہمارے ان بھولے بھالے بھائیوں کو قادیانی، مرتد بنانے کا فیصلہ کرچکے ہیں اور وہ اس کا اعلان کر رہے ہیں، اس کے لئے اربوں کھربوں کے میزانئے بنارہے ہیں، لیکن اللہ تعالیٰ کے فضل وکرم سے ''عالمی مجلس تحفظِ ختمِ نبوّت'' نے بھی حضرت ختمی مآب صلی اللہ علیہ وسلم کا جھنڈا یوری

دُنیا میں بلند کرنے کا فیصلہ کرلیا ہے، جس طرح پاکستان میں قادیانیوں کی حقیقت کھل چکی ہے، اور وہ مسلمانوں سے کاٹے جاچکے ہیں، اِن شاء اللہ العزیز پوری دُنیا میں، دُنیا کے ایک ایک حصے میں قادیانیوں کی قلعی کھل کر رہے گی، ایک وقت آئے گا کہ پوری دُنیا اس حقیقت کو تسلیم کرے گی کہ مرزائی مسلمان نہیں بلکہ یہ اسلام کے غدار ہیں۔ محمدِ عربی صلی اللہ علیہ وسلم کے غدار ہیں، پوری اِنسانیت کے غدار ہیں۔ اِن شاء اللہ پوری دُنیا میں قادیانیت کے خلاف تحریک چلے گی اور آخری فتح محمدِ عربی صلی اللہ علیہ وسلم کی اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے غلاموں کی ہوگی۔

پاکستان میں بھی یہ لوگ ایک عرصے تک مسلمان کہلاتے رہے، محمدِ عربی صلی اللہ علیہ وسلم کے غلاموں کی قربانیاں رنگ لائیں اور قادیانی ناسور کو جسدِ ملت سے کاٹ کر الگ کردیا گیا، اِن شاء اللہ پوری دُنیا میں دیرسویر یہی ہوگا۔ الحمدللہ! عالمی مجلس تحفظِ ختمِ نبوّت نے عالمی سطح پر کام شروع کردیا ہے، میں ہراس مسلمان سے، جو محمدِ عربی صلی اللہ علیہ وسلم کی شفاعت کا خواستگار ہے، یہ اپیل کرتا ہوں کہ وہ ختمِ نبوّت کے جھنڈے کو پورے عالم میں بلند کرنے کے لئے عالمی مجلس تحفظِ ختمِ نبوّت سے بھرپور تعاون کرے، اور تمام مسلمان، قادیانیوں مرزائیوں کے بارے میں اِیمانی و دِینی غیرت کا مظاہرہ کریں، ہر مسلمان اس سلسلے میں جو قربانیاں پیش کرسکتا ہے وہ پیش کرے۔

وَآخِرُ دَعْوَانَا اَنِ الْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعَالَمِیْنَ

محمد یوسف لدھیانوی

عالمی مجلس تحفظِ ختمِ نبوّت